22392 - سودی بنکوں میں اموال رکھنا

سوال

اگر میں رکھی گئی رقم پر کسی بھی قسم کا فائدہ (سود) لینے سے انکار کردوں تو کیا میرے لیے صرف معاملات کے لین دین کے لیے بنك میں پیسے باقی رکھنا جائز ہونگے؟ لیکن بنك والے خود تو اس رقم پر سود فائدہ حاصل کرینگے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

سودی لین دین کرنے والے بنکوں میں اپنی رقم رکھنی جائز نہیں، اور مسلمان شخص کے لیے بغیر کسی مجبوری کے ایسا کرنا جائز نہیں، اور یہ اس وقت ہو سکتا ہے جب اس میں تین شروط پائی جائیں:

1 - اس کی ضرورت پیش آ جائے:

وہ اس طرح کہ ان بنکوں کے علاوہ رقم رکھنے کے لیے کوئی جگہ نہ ہو جہاں اموال کی حفاظت ہو سکے، لہذا جب اس سودی بنك کے علاوہ کوئی ایسی جگہ موجود ہو جہاں مال کی حفاظت کرنا ممکن ہو تو سود کا لین دین کرنے والے بنك میں مال رکھنا جائز نہیں.

2 - بنك کا معاملہ سو فیصدی سود سے پاك ہو:

اور اگر جب بنك کا معاملہ سو فیصدی سودی ہو تو اس بنك میں مال رکھنا مطلقا جائز نہیں، کیونکہ اس حالت میں بنك کے اندر رقم رکھنی سود میں بنك سے ساتھ معاونت ہے، اور سود پر اس کی معاونت کرنی جائز نہیں.

3 - رقم رکھنے والا شخص نفع نہ لے، اور اگر اس نے نفع لیا تو یہ سود ہے، اور کتاب و سنت اور مسلمانوں کے اجماع کے مطابق سود حرام ہے.

اور سائل کا یہ کہنا کہ: اگر وہ فائد نہیں لے گا تو بنك لے لے گا.

یہ فائدہ نہیں بلکہ یہ تو حرام کردہ سود ہے اور اصلا یہ بنك کا ہے، اور مال رکھنے والے کے لیے اس میں سے کچھ بھی لینے کا حق نہیں، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے سود ترک کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

اے ایمان والو! اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو اور جو سود باقی بچا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم مومن ہو البقرة (278)

اللہ تعالی نے سود لینے والے کو وعید سناتے ہوئے فرمایا:

اگر تم ایسا نہیں کرو گے (سود نہیں چھوڑو گے) تو پھر اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ لڑنے کے لیے تیار ہو جاؤ البقرة (279).

اور اس پر متنبہ رہنا ضروری ہے کہ یہ اموال بنکوں میں رکھنا شرعی معنی میں امانت رکھنا نہیں، کیونکہ شرعی امانت تو یہ ہے کہ آپ اپنا مال دیں اور یہ مال اس کے پاس اسی طرح رہے اور وہ اس میں کوئی بھی تصرف نہ کرے، لیکن بنك جو اس میں تصرف کرتا ہے وہ تو شرعا قرض ہے نہ کہ امانت، اور فقہاء کرام نے اس میں یہ بیان کیا ہے کہ:

جب امانت رکھنے والے شخص نے مودع (یعنی جس کے پاس امانت رکھی گئی ہے) کو مال میں تصرف کرنے کی اجازت دی ہو تو اس سے یہ قرض بن جائے گا. (اور اسی لیے اس پر زیادہ سود ہوگا)

واللہ تعالی اعلم، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے.

دیکھیں: فتاوی منار الاسلام للشیخ ابن عثیمین (2 / 433 - 440).

واللہ اعلم .